CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

ہفتہ 4 نومبر 2000ء 7 شعبان 1421 ہجری - 4- نبوت 1379 ھش جلد 50-85 نمبر 253

بیمار کے لئے دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب حضور ﷺ کسی مریض کے پاس جاتے تو یہ دعا کرتے۔

اے لوگوں کے رب اس تکلیف کو دور کر دے اور خود شفا دے کیونکہ تو شافی ہے۔ تیرے علاوہ کوئی شفا دے نہیں سکتا۔ ایسی شفا دے جو کوئی کمی نہ چھوڑے۔

(صحیح بخاری کتاب المرضی باب العائد للمریض)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک ضرب المثل ہے جو دعا کے مضمون کو خوب ادا کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

یعنی جو مانگنا چاہتا ہے اس کو ضروری ہے کہ ایک موت اپنے اوپر وارد کرے اور مانگنے کا حق اسی کا ہے جو اول اس موت کو حاصل کرلے۔ حقیقت میں اسی موت کے نیچے دعا کی حقیقت ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے' اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان بھی پیدا ہو جاتے ہیں پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اسے چاہئے کہ دعا کرے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 618)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے بارے میں دعا کی خصوصی تحریک

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کے بارے میں درد دل سے دعائیں کریں

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مورخہ 3۔ نومبر 2000ء کو صبح ساڑھے نو بجے موصولہ اطلاع ذیل میں درج ہے۔

جیسا کہ احباب جماعت کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی طبیعت گزشتہ تین ہفتے سے ناساز ہے اسی لیے حضور جمعہ پڑھانے کے لئے بھی تشریف نہیں لا رہے۔ آمدہ اطلاع کے مطابق تاحال صحت کی کیفیت بدستور اسی طرح ہے۔

امید ہے کہ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی' کامل شفایابی اور عمر میں برکت کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد تر صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین

قادیانی عبادت گاہ پر حملہ

روزنامہ پاکستان کا ادارتی نوٹ

اخباری رپورٹوں کے مطابق سوموار کو نامعلوم دہشت گردوں نے پسرور کے قریب تھانہ قلعہ کالروالہ کے علاقے گھٹیالیاں میں واقع قادیانیوں کی عبادت گاہ پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں 5 افراد ہلاک اور 8 شدید زخمی ہو گئے۔ دوسری اقلیتوں کی طرح قادیانی فرقے سے تعلق رکھنے والے افراد کے جان و مال اور آبرو کی حفاظت حکومت اور ہر مسلمان کا فریضہ ہونا چاہئے۔ بدقسمتی سے قادیانی عبادت گاہ پر جس نوعیت کا حملہ کیا گیا ہے' ایسے پر اسرار حملے کچھ عرصے سے مساجد اور امام بارگاہوں پر بھی ہوتے رہے ہیں۔ ان حملوں میں انتہاپسند جنونیوں کے ملوث ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن اس بات کا امکان بھی پوری طرح موجود ہے کہ اس میں پاکستان کے بیرونی دشمنوں کا ہاتھ ہو' جو پاکستان میں افراتفری اور انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ پچھلے ہفتے کراچی میں لشکر طیبہ کے جلسہ پر بھی نامعلوم مسلح افراد نے بم پھینکا تھا جس کے نتیجے میں 3 افراد شہید ہو گئے تھے۔ لشکر طیبہ کے قائد حافظ محمد سعید نے اس پر نہایت دانشمندانہ ردعمل کا اظہار کیا اور کہا تھا کہ اس میں کوئی اندرونی طاقت ملوث نہیں بلکہ قرائن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں ایسے واقعات کے پیچھے را کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ تحقیقاتی ایجنسیوں کو اس واقعہ کے ذمہ داروں کا سراغ لگانے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑنی چاہئے۔ اگر بدقسمتی سے اس واقعے میں مذہب کے نام پر جنونیوں کے کسی گروہ کا تعلق ہے تو انہیں بھی پوری سزا دینی چاہئے تاکہ ایسے افسوسناک واقعات کا سدباب کیا جا سکے جو پاکستان اور مسلم معاشرے کی بدنامی کا باعث بن سکتے ہیں۔

(روزنامہ پاکستان یکم نومبر 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 132)

احیائے موتی کا ایک زبردست نشان

جناب نصیر احمد خاں صاحب کا انبالہ سے ایڈیٹر "الحکم" کے نام 29 مارچ 1906ء کا ایک ایمان افروز مکتوب:-

"یہ احقر ماہ فروری 1906ء میں سخت بیمار ہوا مجھے جو مرض تھا اس کو ڈاکٹر نے نمونیا تجویز کیا تھا ایک اسی پر نہ گزری بلکہ اس کے ساتھ مجھے سرسام ہو گیا ان ہر دو امراض نے مجھے وہ تکلیف دی کہ میرے کل لواحقین اور وہ اشخاص جن کو مجھ سے کچھ محبت تھی میری زیست سے مایوس ہو چکے تھے اور میرے والدین پر میری بیماری کا جو اثر تھا اس کو ایک صاحب اولاد خوب جانتا ہے خیر میرے والد نے حضرت اقدس مرزا صاحب کو ایک خط میری دعائے صحت کے لئے تحریر کیا۔ اس پر حضور انور نے جواب عنایت فرمایا کہ ہم دعا کریں گے۔ جس دن یہ خط ملا اسی دن رات کو مجھے قریب دو بجے حضرت اقدس میرے سرہانے رونق افروز نظر آئے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا۔ تین یوم بعد میری حالت کسی وجہ سے سخت ابتر ہو گئی اس دن رات کو میں دیکھتا ہوں کہ حضرت اقدس اور ایک بزرگ نورانی آپ کے برابر نورانی کرسیوں پر میرے سرہانے رونق افروز ہیں اور ایک شخص سیاہ رنگ یک چشم جس کی ڈراؤنی شکل تھی میری پائنتی پر بیٹھا ہے اور کچھ پڑھ رہا ہے اور مجھے تکلیف دینی چاہتا ہے حضرت اقدس نے اس کو کئی مرتبہ تکلیف دینے سے منع کیا مگر وہ نہ مانا اس پر آپ جوش میں آئے اور اس کو زور کی آواز میں فرمایا۔ او دجال تجھ کو ہم کئی مرتبہ منع کر چکے ہیں اور تو باز نہیں آتا تو اس مریض کا کیا کر سکتا ہے خدا ہماری دعا ضرور قبول کرے گا۔ اور اس مریض کو ضرور صحت ہو گی۔ اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ صدقہ دو۔ میں نے اس خواب کا ذکر اپنے والد سے کیا۔ یہ سن کر میرے والد نے ایک بکرا قربانی کر دیا۔ اور اس کے بعد میری حالت درست ہونی ہوئی۔ اس کے دوسرے دن بعد حضرت اقدس پھر خواب میں نظر آئے اور فرمایا اب صحت ہو گی۔ تیسرے دن آپ پھر نظر آئے اور فرمایا کہ ان کپڑوں کو اتار کر پھینک دو۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں گزشتہ جمعہ کو غسل صحت کر چکا ہوں اور یہ میرا بیان بالکل صحیح ہے۔"

والسلام۔ خاکسار نصیر احمد ولد شیخ محمد یوسف احمدی ٹھیکیدار توپ خانہ بازار انبالہ 29/ مارچ 1906ء)

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(المسیح الموعود)

حضرت مسیح موعود کا روح پرور پیغام جماعت احمدیہ لاہور کے نام

16 مئی 1898ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب (جو ان دنوں کلرک دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل لاہور تھے) امام وقت سیدنا حضرت مسیح موعود کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ "لاہور کی جماعت کو ہماری طرف سے السلام علیکم کہہ دیں" ازاں بعد جماعت کے نام نہایت قیمتی نصائح پر مشتمل پیغام دیا جس کا ایک حصہ حضرت مفتی صاحب کے قلم سے درج ذیل ہے۔ حضور نے فرمایا:-

"تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے اس کو بچاتا ہے مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پروا نہیں کرتا کہ کوئی مویشی ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں پھینک دیوے سو ایسا ہی تم بھی

یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی قسم کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔" (الحکم 20-27 مئی 1898ء صفحہ 10)

غزل

یہ اور بات دل ہی سکوں چاہتا نہ تھا
میں جانتا ہوں درد مرا لادوا نہ تھا

راہِ وفا میں تم ہی کہو کون سا قدم
زیرِ عتاب حلقۂ دامِ بلا نہ تھا

کیا کیا تھا شور آمدِ فصلِ بہار کا
لیکن چمن میں ایک بھی پتہ ہرا نہ تھا

ہم جانتے تھے عشق میں جاں کا زیاں بھی ہے
جو ہے ہمارا عشق کوئی حادثہ نہ تھا

اپنے کئے پہ خود ہی پشیماں ہوئے تھے تم
لیکن ہمیں تو آپ سے کوئی گلہ نہ تھا

ایسے ڈرا رہے تھے خدا سے جنابِ شیخ
جیسے خدا سے میرا کوئی رابطہ نہ تھا

کچھ بھی نہ دے سکے دلِ ایذا طلب کو تم
غم بھی دیا تو وہ بھی غمِ جانگزا نہ تھا

اے کاش لوٹ آئیں وہ لمحے کسی طرح
جب دل میں کوئی تیرے سوا دوسرا نہ تھا

جب وہ نہ تھے تو اور بھی کیا تھا ہمارے پاس
وہ تھے ہمارے پاس تو پھر اور کیا نہ تھا

تاریکیوں میں ٹھوکریں کھاتا رہا وہ شخص
جو فیض یابِ مشعلِ غارِ حرا نہ تھا

تھیں اس کے قرب ہی سے مرے دل کی دھڑکنیں
وہ مجھ سے دور ہو کے بھی مجھ سے جدا نہ تھا

محمود وہ غزل کہ نہ تھا جس میں ان کا نام
ہو گی کسی کی رنگِ سخن آپ کا نہ تھا

محمود الحسن

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

فرید احمد ناصر صاحب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم والدین

حضرت عبداللہ اور سیدہ آمنہ

راستبازوں کا خاندان

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا قدیم قانون اور سنت یہی ہے کہ وہ صرف ان لوگوں کو منصب دعوت یعنی نبوت وغیرہ پر مامور کرتا ہے جو اعلیٰ خاندان میں سے ہوں۔ اور ذاتی طور پر بھی چال چلن اچھے رکھتے ہوں۔ کیونکہ جیسا کہ خدا تعالیٰ قادر ہے۔ حکیم بھی ہے اور اس کی حکمت اور مصلحت چاہتی ہے کہ اپنے نبیوں اور ماموروں کو ایسی اعلیٰ قوم اور خاندان اور ذاتی نیک چال چلن کے ساتھ بھیجے تا کہ کوئی دل ان کی اطاعت سے کراہت نہ کرے۔ یہی وجہ ہے جو تمام نبی علیہم السلام اعلیٰ قوم اور خاندان میں سے آتے رہے ہیں۔ اسی حکمت اور مصلحت کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ہمارے سید و مولیٰ نبی ﷺ کے وجود باجود کی نسبت ان دونوں خوبیوں کا تذکرہ فرمایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے (۔) یعنی تمہارے پاس وہ رسول آیا ہے جو خاندان اور قبیلہ اور قوم کے لحاظ سے تمام دنیا سے بڑھ کر ہے۔ اور سب سے زیادہ پاک اور بزرگ خاندان رکھتا ہے اور ایک اور جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۔) یعنی خدا پر توکل کر جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ وہی خدا جو تجھے دیکھتا ہے جب تو دعا اور دعوت کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ وہی خدا جو تجھے اس وقت دیکھتا تھا کہ جب تو تخم کے طور پر راستبازوں کی پشتوں میں چلا آتا تھا۔ یہاں تک کہ اپنی بزرگ والدہ آمنہ معصومہ کے پیٹ میں پڑا۔ اور ان کے سوا اور بھی بہت سی آیات ہیں جن میں ہمارے بزرگ اور مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علو خاندان اور شرافت قوم اور بزرگ قبیلہ کا ذکر ہے۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 ص 280)

ملک عرب! قبائل کی سرزمین' جہاں کسی بھی شخصیت کی پہچان اس کے قبیلہ سے ہوا کرتی تھی۔ قبیلہ معزز ہوتا تو وہ باعث عزو شرف سمجھا جاتا ہے۔ انہیں قبائل میں سے ایک قبیلہ قریش بھی تھا۔ اس میں خاندان بنو ہاشم کو مکہ کی عظیم سرزمین پر ہونے والے عظیم حج کے اجتماع میں مہمانوں اور حجاج کی میزبانی کا فریضہ سرانجام دینے کے علاوہ' نیکی' صداقت' حلال کی کمائی' حیاء جودوسخا' علم' تدبر' فراست' بصیرت کا علمبردار سمجھا جاتا۔ یہی وہ خاندان تھا جو خوب سیرت ہونے کے ساتھ ظاہری خوبصورتی اور وجاہت میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ یہ خاندان ان تمام خوبیوں کا جامع خاندان کیوں نہ ہوتا جس میں

حسن یوسف' دم عیسیٰ' ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کا مصداق وجود پیدا ہونا تھا۔

حضرت عبدالمطلب

ان کا اصلی نام عامر تھا مگر اپنے چچا سے غیر معمولی تعلق کی وجہ سے لوگوں نے آغاز ہی سے آپ کا نام عبدالمطلب رکھ دیا۔ آپ اس کے علاوہ "شیبتہ الحمد" بھی کہلاتے تھے یعنی ایسا سفید بالوں والا جو قابل تعریف ہو۔ آپ کے چچا "مطلب بن عبد مناف" آپ کو مدینہ سے اپنے ہمراہ لے آئے تھے۔ جبکہ اس وقت آپ لڑکپن کی عمر سے گزر رہے تھے۔

کمی نرینہ اولاد کے طعنے

عرب میں کنبوں کا شرف بیٹوں کی کثرت کی وجہ سے ہوتا تھا حضرت عبدالمطلب کا صرف ایک بیٹا تھا جس کا نام حارث تھا۔ لوگ باتوں باتوں میں آپ کو کمی اولاد کا طعنہ دیا کرتے تھے چنانچہ آپ نے دعا کی کہ "اے اللہ! میرا قبیلہ مجھے اولاد کی کمی کا طعنہ دیتا ہے اگر تو مجھے دس بیٹے عطا فرمائے اور وہ عنفوان شباب کو پہنچ جائیں تو ان میں سے ایک بیٹا میں تیرے لئے قربان کروں گا۔"

اس دعا کے نتیجہ میں اللہ نے آپ کو 9 مزید لڑکے عطا فرمائے۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص 248)

خدا سے کیئے ہوئے وعدہ کا ایفاء

ابن ہشام نے "السیرۃ النبویہ" میں لکھا ہے کہ آپ کے ہاں دس بیٹے پیدا ہوئے جو جوانی کی عمر کو پہنچ گئے آپ نے اپنی نذر پوری کرنے کے لئے اپنے تمام بیٹوں (حارث' زبیر' ابوطالب' عبداللہ' حمزہ' ابولہب' الغیداق' المقوم' ضرار' عباس) کو اکٹھا کیا اور اپنی نذر کا ذکر کیا آفرین ہے ان فرزندان پر جنہوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ "اے ہمارے باپ! ہم حاضر ہیں آپ جس طرح چاہیں ہم حاضر ہیں" حضرت عبدالمطلب نے فرمایا کہ سب ایک ایک تیر لے کر ان پر اپنے اسماء لکھیں تا کہ قرعہ ڈالا جاسکے۔ آپ نے دس تیرلے کر جن پر علیحدہ علیحدہ سب کے نام لکھے ہوئے تھے بیٹوں کے ہمراہ خانہ کعبہ تشریف لے گئے۔ قرعہ ڈالا گیا۔ خدا کی تقدیر دیکھیں قرعہ آپ کے فرزند اصغر عبداللہ کے نام نکلا۔ حضرت عبدالمطلب نے عبداللہ کا ہاتھ پکڑا' دوسرے ہاتھ میں چھری لی اور خانہ کعبہ کے میدان میں جہاں لوگ قربانیاں کیا کرتے تھے ذبح کرنے کے لئے چل پڑے سرداران قریش اور عبداللہ کی بہنوں نے مزاحمت اور آہ و فغاں شروع کر دی۔ عبداللہ کے ماموں مغیرہ بن عبداللہ بن مخزوم نے اس کی شدت سے مخالفت کی اور کہا کہ اس کی قربانی کے بدلے آپ فدیہ دے دیں۔ حضرت عبدالمطلب نے اس پر اتفاق کیا۔ علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ جلد دوم ص 248 میں لکھا ہے کہ فدیہ کی رقم دس اونٹ تجویز کی گئی۔ قرعہ ڈالا جائے گا اگر قرعہ اونٹوں پر نکلا تو دس اونٹ قربان کر دیئے جائیں گے اور اگر عبداللہ کے نام قرعہ نکلا تو دوبارہ قرعہ ڈالا جائے گا اونٹوں کی تعداد میں دس کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ اسی طرح ہوتا رہے گا اونٹوں کی تعداد میں اضافہ اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک قرعہ عبداللہ کے نام نہ نکل آئے۔

ابن ہشام نے السیرۃ النبویہ ص 108 تا 111 میں لکھا ہے کہ قرعہ ڈالنے کا آغاز ہوا دس اونٹوں کے بالمقابل عبداللہ تھے اور قرعہ عبداللہ پر نکلا چنانچہ فیصلہ کے مطابق 10 اونٹ بڑھا دیئے گئے مگر دوسری دفعہ بھی قرعہ عبداللہ کے نام نکلا۔ تیسری دفعہ بھی ایسا ہی ہوا حتیٰ کہ اونٹوں کی تعداد 10 سے بڑھتی ہوئی دسویں بار سو تک پہنچ گئی۔ اب جبکہ قرعہ ڈالا گیا تو وہ بجائے عبداللہ کے اونٹوں پر نکلا جس سے قریش کے سارے افراد نہایت خوش ہوئے۔ حضرت عبدالمطلب نے اپنے رب کی رضا معلوم کرنے کے لئے تین بار سو اونٹوں اور عبداللہ پر قرعہ ڈالا تینوں دفعہ قرعہ سو اونٹوں پر نکلا جس پر آپ مطمئن ہو گئے اور سو اونٹ ذبح کروائے۔ کئی دن ان کا گوشت انسان تو انسان حیوانوں اور پرندوں نے بھی کھایا۔

> سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔
> ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے والد ماجد عبداللہ مشرک نہ تھے۔"
> (ملفوظات جلد اول ص 23)

دیت کی پہلی مثال

عرب کے اس عظیم شہر مکہ کی تاریخ میں سب سے پہلے حضرت عبدالمطلب ہی تھے جنہوں نے دیت کے طور پر اونٹ ذبح کرنے کے طریق کا آغاز کیا جس کو بعد میں اسی عبداللہ کے عظیم فرزند رسول پاک ﷺ نے قیامت تک کے لئے جاری کر دیا۔

(خصائص الکبریٰ جز اول ص 45 امام جلال الدین سیوطی)

حضرت عبداللہ

آپ کی ولادت 545ء کو ہوئی۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ تھا۔ آپ کے ساتھ آپ کی بہن ام الحکیم البیضاء جڑواں پیدا ہوئی۔

حضرت عبداللہ کی شخصیت

آپ نہایت حسین و جمیل تھے آپ کی خوبصورتی اور خوب سیرتی کا عرب کے کونے کونے میں چرچا تھا۔ سعادت مندی انتہا کی تھی' نہایت سیر چشم اور سخی تھے' اخلاق میں ایک معتبر شہادت رکھتے تھے۔ دل کے رحیم تھے۔ آپ کی نیک شہرت آپ کا طرہ امتیاز تھی۔

چند اور خصوصیات

آپ فطری طور پر سعادت مند تھے' دین ابراہیمی پر قائم تھے' اطاعت کی زندہ تصویر اور فرشتہ صفت انسان تھے۔ مکہ کی کئی عورتیں آپ سے شادی کرنے کے لئے بے قرار تھیں۔ آپ طہارت ظاہری اور باطنی سے مرصع تھے۔ اپنے والدین اور بھائی بہنوں کے چہیتے ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بھی ان پر جان نچھاور کیا کرتے۔ نور نبوت کے امین اور بہترین تاجر تھے۔

آپ کی وفات اور کل اثاثہ

آپ کی وفات 570ء میں ہوئی۔ مختلف

روایات سے استنباط کیا جائے تو آپ کی عمر 25 سال کے قریب بنتی ہے۔ آپ عین جوانی میں خشک کھجوروں کی تجارت کی غرض سے یثرب گئے جہاں آپ پر بیماری نے شدید حملہ کیا جس کے نتیجہ میں آپ اپنے ننھیال کے ہاں فوت ہو کر وہیں پر دفن ہوئے۔ آپ کی وفات پر حضرت آمنہ نے اپنے غم کا اظہار اس طرح کیا۔

اشعار کا ترجمہ ہے۔

رات جب اس کا تابوت دوستوں اور غمگساروں نے اٹھایا تو ہجوم اتنا تھا کہ ہر کوئی کاندھا دینے کے لئے دوڑ رہا تھا کہ کہیں وہ اس سے محروم نہ رہ جائے۔

(طبقات الکبریٰ اول ص 100 شرح مواہب الدنیہ ص 21 القسطلانی)

آپ نے 5 اونٹ' ایک چھوٹا بھیڑ بکریوں پر مشتمل ریوڑ' ایک مکان' کپڑا بیچنے والی ایک عدد دوکان' کھجوروں اور چمڑے کا ذخیرہ' دو غلام اور ایک لونڈی ام ایمن چھوڑی۔

حضرت آمنہ

حسب نسب

حضرت آمنہ کا تعلق قبیلہ بنو زہرہ سے تھا۔ آپ چوتھی پشت میں کلاب سے جا ملتی ہیں اور اسی کلاب سے عبداللہ پانچویں پشت سے ملتے ہیں گویا اس نیک صورت اور نیک سیرت جوڑے کی اصل ایک ہی تھی۔ آپ کا پورا نام آمنہ بنت وھب بن عبد مناف بن زھرہ بن کلاب ہے۔

(الروض الانف امام سہیلی ص 79)

پیدائش

آپ کی پیدائش 551ء کو ہوئی۔ آپ کی والدہ کا نام برہ بنت عبدالعزیٰ تھا جن کا نسب پانچویں پشت میں قصی سے جا ملتا ہے جو رسول پاک ﷺ کے جد امجد تھے۔ آپ نے گند سے پر اس معاشرے میں پاکدامنی کی مثال قائم کر کے دین حق کے دشمنوں کو بھی اس اقرار پر مجبور کر دیا کہ آپ کا دامن بے داغ رہا۔

رشتہ ازدواج

حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ کے قبائل میں شروع ہی سے باہم ہمدردی کے تعلقات قائم تھے۔ دونوں اطراف سے بچے آپس میں کھیلے ملے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کی خوشی غمی میں شریک ہوتے تھے۔ باہم مشورے ہوتے۔ تجارتی تعلقات پر باتیں ہوتیں ان تمام وجوہات کی بناء پر دونوں خاندان بخوبی ایک دوسرے سے آشنا تھے۔ آپ کے والد عبدالمطلب کی طرف سے رشتہ کی پیش کش کی گئی جو بلا تامل قبول کر لی گئی۔

(سیدات بیت النبوۃ ص 90 مصنفہ ڈاکٹر عائشہ بنت الشاطی)

شادی کے وقت آپ کی عمر بیس برس تھی۔ ہر چند کہ حضرت عبداللہ کی طرح حضرت آمنہ کے لئے بھی رشتوں کی کمی نہ تھی مگر تقدیر میں کچھ اور ہی لکھا ہوا تھا۔ شادی کے بعد تین دن سسرال میں رہ کر اپنے مکان "رفیق المولد" میں آ گئے۔ مگر یہ رفاقت صرف 7 ماہ رہی بعد ازاں عبداللہ کا انتقال ہو گیا مگر وہ اپنی ایک نشانی آپ کے پاس چھوڑ گئے۔

حضرت آمنہ کے تین کشوف

خصائص الکبریٰ جلد اول ص 109 میں لکھا ہے کہ حضرت آمنہ نے فرمایا "مجھے کشف میں دکھایا گیا ایک فرشتہ آیا اور کہنے لگا تمہیں معلوم ہے کہ تم حاملہ ہو؟ میں نے جواب دیا مجھے علم نہیں۔ اس نے مجھے بتایا کہ تم ایسے بچے کی حاملہ ہو جو سردار اور نبی ہو گا۔ یہ سوموار کا دن تھا' قریب ولادت بھی وہی فرشتہ آیا اور کہا یہ دعا کرتی رہو "میں اللہ سے جو واحد اور معبود ہے اس بچے کے لئے پناہ چاہتی ہوں کہ وہ اسے ہر حاسد کے شر سے محفوظ رکھے۔"

جب آپ کو دردزہ ہوا تو عین اس وقت کشف ہوا۔ آپ فرماتی ہیں۔

"میں اکیلی اپنے مکان میں تھی کہ میں نے ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنی جب کہ عبدالمطلب کعبہ کا طواف کر رہے تھے یہ آواز ایسی تھی گویا کوئی دیوار گر گئی ہو۔ میں ڈر گئی۔ میں نے دیکھا کہ سفید رنگ کا ایک پرندہ اترا اور اس نے اپنے بازو سے میرے دل کی جگہ کو چھوا چنانچہ میرا خوف دور ہو گیا اور دردزہ بھی جاتا رہا پھر ایک برتن میں سفید رنگ کا مشروب دیکھا میں نے اس کو پی لیا۔ پھر میں نے ایک نور کو اپنے قریب آتے دیکھا جو بہت اونچا تھا اور میں نے عورتیں دیکھیں جو دراز قد تھیں (ایک روایت میں ہے کہ وہ عورتیں آسیہ' مریم اور ساتھ والی جنت کی حوریں ہیں) یہ میرے اردگرد ہیں اور میں حیران ہوں کہ یہ میرے حال سے کیسے واقفیت رکھتی ہیں۔"

خصائص الکبریٰ جز اول ص 46 میں حضرت آمنہ کے تیسرے کشف کا احوال آپ ہی کے الفاظ میں سنئے فرماتی ہیں۔

"جس وقت مجھے حمل ہوا تو آواز آئی کہ تم ایسے وجود کی امانتدار بنی ہو جو قوم کا سردار ہو گا۔ جس کی نشانی یہ ہے کہ اس کی پیدائش کے وقت ایسا نور نکلے گا جس سے بصریٰ کے محل روشن ہو جائیں گے۔ جس وقت یہ بچہ پیدا ہوا اس کا نام محمد (ﷺ) رکھنا۔"

حضرت آمنہ کے ان کشوف سے بہت پہلے حضرت عبدالمطلب کو بھی ایک کشف دکھایا گیا جسے وہ حضرت ابوطالب پر چسپاں کرتے رہے مگر دراصل وہ کشف حضرت آمنہ کو دکھائے گئے ان ہی کشوف کی ایک کڑی تھی۔ چنانچہ بر سبیل تذکرہ اس کشف کا ذکر بھی کر دیا جائے تو مضمون واضح ہو جائے گا۔

انہوں نے دیکھا کہ "ان کے سامنے ایک درخت کھڑا ہے جو آسمان سے باتیں کر رہا ہے۔ اس کی شاخیں مشرق و مغرب کے کناروں کو بھی مات کر رہی ہیں۔ عرب و عجم اس کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ وہ لحہ بہ لحہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ایک لحہ کے لئے وہ نظروں سے اوجھل ہوا مگر دوسرے لمحے پھر ظاہر ہو گیا۔ پھر دیکھا کہ قریش کا ایک گروہ اس درخت کی ٹہنیوں سے لٹک رہا ہے۔ مگر دوسرا گروہ اس کو کاٹنے کے درپے ہے وہ قریب آیا تو ایک نہایت بارعب جوان نے اس گروہ کو پکڑ لیا ایسا خوب صورت نوجوان میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا اس کے جسم سے عجیب خوشبو نکل رہی ہے وہ جوان ان کی پیٹھوں پر ضربیں لگا لگا کر ان کی ہڈیاں توڑ رہا تھا اور آنکھیں نکال رہا تھا۔ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ اس درخت سے کچھ حاصل کروں مگر مجھے کچھ نہ ملا۔ میرے استفسار پر بتایا گیا کہ اس میں صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو اسے پکڑے ہوئے ہیں اور لٹک رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تجھ سے پہلے اس درخت کو پکڑ لیا۔"

(خصائص الکبریٰ جز اول ص 39 طبع اول حیدر آباد دکن 1319ء)

اسی طرح رسول پاک ﷺ خود بھی فرمایا کرتے کہ

"میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں' عیسیٰ بن مریم کی بشارت ہوں' اپنی ماں کا وہ رویا ہوں جو انہوں نے ظاہری آنکھ سے دیکھا کہ ان کے جسم سے ایک نور نکلا جس میں انہیں شام کے محلات نظر آئے اور انبیاء کی ماؤں کو اسی طرح دکھایا جاتا ہے"

(مسند احمد بن حنبل جلد چہارم ص 128 بیروت)

عظیم ماں کی اپنے بچے کے لئے

دعا

عرب کے دستور کے مطابق جب دودھ پلوانے کے لئے آنحضور کو حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا گیا تو آپ نے ان الفاظ میں دعا کی اور اپنے بچے کو رخصت کیا۔

"میں اپنے بچے کو رب ذوالجلال کے سپرد کرتی ہوں اس شر سے جو پہاڑوں میں پلتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے اونٹ پر سوار دیکھوں کہ وہ غلاموں اور بے کس لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرنے والا ہے"

(الطبقات الکبریٰ جز اول ص 111)

حضرت آمنہ کی مشرکانہ افعال

سے بیزاری

عرب میں یہ رواج تھا کہ حاملہ عورت کو لوہے کے کڑے گلے اور بازوؤں میں ڈال دیئے جاتے۔ چنانچہ آپ کو اس دوران ایک بوڑھی عورت نے پہنا دیئے۔ آپ نے دستور کے مطابق انہیں اپنی سادگی طبع میں پہن لیا۔ چند دنوں بعد وہ خود بخود ٹوٹ کر گر گئے جس پر آپ سمجھ گئیں کہ یہ فعل میرے خدا کو ناپسند ہے چنانچہ بعد ازاں آپ نے ان کو اپنے وجود سے علیحدہ رکھا۔

(طبقات الکبیر جلد اول ص 160 ابن سعد)

حضرت آمنہ کی وفات

آپ ہر سال اپنے شوہر کی قبر پر زیارت اور دعا کی غرض سے جایا کرتی تھیں۔ آنحضورؐ کی عمر چھ سال چند ماہ ہوئی تو آپ پھر ایک دفعہ ایک قافلہ کے ہمراہ یثرب روانہ ہو گئیں۔ آپ کے ساتھ رسول کریم ﷺ کے علاوہ خادمہ ام ایمن ؓ بھی تھیں۔ آپ نے وہاں پر ایک ماہ قیام کیا۔ واپسی پر مکہ اور مدینہ کے وسط میں اچانک بیمار ہو گئیں۔ آپ کو کمزوری اور دردسر کے ساتھ سخت بخار نے آ لیا آپ چند روز بیمار رہ کر 25 سال کی عین جوانی کی عمر میں اپنے چند سال کے بچے سے جدا ہو کر 576ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ آپ کو "ابوا" مقام میں دفن کیا گیا جو دور ہی سے پہاڑی چوٹی پر نظر آ جاتا ہے۔

چند مزید اوصاف حمیدہ

آپ نہایت قانع اور منکسر المزاج خاتون تھیں۔ شروع ہی سے شرک سے بیزار اور توحید سے چمٹی ہوئی تھیں۔ اپنے شوہر کی مطیع اور فرمانبردار ہونے کے ساتھ ساتھ زیرک اور موقع شناسی کی صفت سے معمور تھیں۔ چنانچہ آپ کی شادی کے تھوڑی دیر بعد ہی آپ کے خاوند کو تجارت کی غرض سے کہیں جانا پڑ گیا تو آپ نے کچھ مزاحمت نہ کی۔ حضرت عبداللہ نے بھی آپ کی پاکدامنی کی وجہ سے آپ کے قریب جانے سے پہلے ظاہری طور پر اپنے آپ کو پاک و صاف کرنے کے لئے غسل کیا۔

(الروض الانف' امام سہیلی جز اول ص 179 مصر)

☆☆☆☆☆

سچا خدا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

کیا عقل سلیم اس بات کو قبول کرلے گی کہ ایک مرنے والا اور خود کمزور کسی پہلو سے خدا بھی ہے۔ حاشا وکلا ہرگز نہیں۔ بلکہ سچا خدا وہی خدا ہے جس کی غیر متبدل صفات قدیم سے آئینۂ عالم میں نظر آ رہی ہیں اور جس کو ان باتوں کی حاجت نہیں کہ کوئی اس کا بیٹا ہو اور خودکشی کرے تب لوگوں کو اس سے نجات ملے۔ بلکہ نجات کا سچا طریق قدیم سے ایک ہی ہے... وہ سچا طریق یہی ہے کہ الٰہی منادی کو قبول کرتے اس کے نقش قدم پر ایسا چلیں کہ اپنی نفسانی ہستی سے مرجائیں۔ اور اسی طرح اپنے لئے آپ فدیہ دیں اور یہی طریق ہے جو خدا تعالیٰ نے ابتداء سے حق کے طالبوں کی فطرت میں رکھا ہے۔"

(نور القرآن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 365)

رشید احمد خان صاحب

محترم ملک منیر احمد خان صاحب

میرے بہت ہی پیارے بھائی جان ملک منیر احمد خان بوجہ علالت ماہ رمضان میں 26 دسمبر 1999ء کو نیویارک امریکہ میں وفات پا گئے۔ آپ بفضل تعالیٰ موصی تھے آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا مورخہ 2 جنوری 2000ء کو محترم مولانا دوست محمد صاحب نے بعد از نماز عشاء ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔ آپ کی ولادت موضع بھبل چک نزد قادیان میں ہوئی۔ آپ نے پرائمری تک فیض اللہ چک میں میٹرک تک قادیان میں اور بی اے تک کراچی میں سندھ مسلم کالج سے تعلیم حاصل کی۔ آپ کی ابتدائی زندگی قادیان میں 1938ء تک اور 1989ء تک کراچی میں اور بقایا زندگی امریکہ میں گزری۔ پہلے دور زندگی میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور خلافت سے بھرپور استفادہ کیا طالب علمی کا زمانہ تھا۔ ماشاء اللہ اچھی تربیت ہو گئی اس طرح میٹرک کے ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل ہو گئی۔ قادیان کے ماحول کی وجہ سے ایک خاص دینی وضع داری زندگی کا حصہ بن گئی اور بفضل تعالیٰ اسی طرح وضع داری پر ساری عمر قائم رہے۔ نیکی کا معیار اور دین کے ارکان کی ادائیگی بہت عمدہ تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم باقی بھائیوں کے لئے شناخت اور مثال بن گئے۔ مجھے قرآن کریم ان سے ہی پڑھنے کی توفیق ملی خاکسار نے حسب توفیق ان سے بہت کچھ سیکھا۔ ہمارے خاندان میں احمدیت والد صاحب کی وجہ سے آئی اور پختہ ان کی وجہ سے ہوئی۔ والد صاحب کا احسان ہے کہ اپنے تمام بچوں کو قادیان میں پڑھایا تحریک جدید بورڈنگ کے اخراجات برداشت کرتے رہے۔ ہمارے بھائی کا دینی معیار اتنا بلند تھا کہ ہم تمام بھائیوں نے ان سے دین کا رنگ اختیار کیا۔ مجھے خوب یاد ہے ہمارے والد صاحب ان کی دینداری کی وجہ سے ان کی عزت کرتے تھے۔ بھائی جان روزانہ تہجد کی نماز پڑھتے اور لمبا قیام کرتے نماز میں زاری بہت کرتے دھیمی آواز سے قرآن پڑھتے دوسرے گھر والے بھی متاثر ہو کر نماز تہجد پڑھنا شروع کر دیتے۔ رمضان کے مہینہ میں گھر میں ایسا ماحول پیدا کرتے کہ کسی کو روزہ نماز ترک کرنے کی جرات نہ ہوتی جب ہم تمام بھائی اکٹھے رہتے تھے تو رمضان کا مہینہ عجیب سماں لے کر آتا اور یہ محض ان کی وجہ سے تھا۔ یہ تمام نعمتیں حضرت خلیفہ ثانی کی تربیت کا نتیجہ تھیں۔

میں یہ خیال کرتا تھا کہ اگر ہمارے بھائی حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے نتیجے میں نمازوں میں اس طرح زاری کرتے ہیں تو حضرت مسیح موعود کی نمازوں کا کیا حال ہو گا۔ ہمارے والد صاحب کے احمدی ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے کثرت اولاد کا نشان عطا فرمایا۔ آگے ہم بھائیوں کو بھی حضرت مسیح موعود کی برکت سے کثرت اولاد کے نشان سے نوازا۔ بفضل تعالیٰ یہ نشان تیسری نسل میں اسی طرح جاری ہے۔

ہمارے بھائی ہم سب بھائیوں میں اس نشان میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے۔

جماعتی پروگراموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ کراچی میں خدام کے اجتماع 1945ء میں تقریری تحریری جسمانی مقابلوں میں اول پوزیشن لینے کی وجہ سے ایک خصوصی انعام ملا کیونکہ مجموعی طور پر ان کی کارکردگی اچھی تھی۔

ہماری والدہ صاحبہ کو بھائی جان سے ایک خاص محبت تھی فرماتی تھیں یہ میری گمشدہ شے ہے۔ بچپن میں سخت بیمار ہو گئے تھے بچنے کی کوئی امید باقی نہ تھی۔ حکیم شوق محمد صاحب علاج کرتے تھے۔ والد صاحب دعاؤں میں مشغول تھے۔ دعاؤں کو انتہا تک پہنچا دیا۔ مجھے یاد ہے فرماتے تھے جمعہ کی نماز میں سجدہ میں دوران دعا کوئی سبز کپڑوں والا فقیر کہتا ہے منیر احمد ٹھیک ہو گیا۔ گھر آئے تو زندگی کے آثار نمودار تھے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے دوبارہ زندگی عطا کی۔

آپ غرباء کی خفیہ ہاتھ سے مدد کرتے تھے یتیموں کا خاص خیال رکھتے سوالی کو واپس نہ کرتے اپنے عہد کو پورا کرتے تنگی اور بیماری میں صبر کرتے۔ ہمارا خاندان ان کی آئندہ دعاؤں سے محروم ہو گیا ہے۔ بہت دعا گو تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد کو بہت پھل لگائے۔ اللہ تعالیٰ اولاد کو پھلوں کی قدر کی توفیق دے آمین۔ باپ ان کے لئے ایک راستہ متعین کر گیا ہے اللہ تعالیٰ اس راستہ پر قائم رکھے۔

خدا کرے خاندان میں کوئی نعم البدل پیدا ہو جائے جو اپنی دعاؤں میں یاد رکھے۔ دوستوں اور احباب سے التجا ہے کہ دعا کریں ہمارے بھائی کو اللہ تعالیٰ رحمت کا مستحق بنا دے ان کے درجات بلند کرے۔ ہمارے خاندان کو ان کی دعاؤں کا حق دار بنا دے۔ ان کے خاندان کو اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔ ہمارے بھائی اکثر دعوت الی اللہ کرتے یا قرآن کریم کی تلاوت کرتے اکثر حصہ قرآن کریم کا زبانی یاد تھا۔ مسنون دعائیں بہت یاد تھیں بڑی زاری سے قرآن کریم پڑھتے اور دعائیں کرتے۔ بیماری میں بہت صبر کرتے اگر کوئی دوست تیمارداری کے لئے آتا تو دعوت الی اللہ کرنے سے بخار چلا جاتا۔ بہت ہی آسان اور مختصر طریق سے کلام کرتے تھے۔ بہت پاکیزہ مزاج تھے اور بعض علوم میں بہت دلچسپی رکھتے تھے مثلاً توحید الٰہی تفسیر کلام پاک اور شعر و لغت وغیرہ۔ بہت بلند ہمت تھے معزز و محترم تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے سینہ میں شیر کا سا دل رکھا تھا۔ مخالفین سے قطعاً خوف نہ کرتے۔ ان کی وفات سے کچھ دن قبل خاکسار نے ان کی نبض پر ہاتھ رکھا تو جوان آدمی کی طرح تھی۔ مجھے مضبوط دل کے لئے دعا بھی سکھائی۔ بہت مخلص تھے فرماتے تھے پسندیدہ عمل یہ ہے کہ تمام اعمال میں اخلاص ہو کیونکہ عمل میں اخلاص کی وہی حیثیت ہے جو جسم میں روح کو ہے ہمارا خاندان بے شک ایسے بزرگ انسان سے محروم ہو گیا ہے جو ہمارے خاندان میں مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مجھے یاد ہے آخری ایام میں سورۃ فجر کی آیت نمبر 28 اکثر تلاوت کرتے تھے ہمارے والد صاحب اپنی آخری عمر میں ذرا اونچا سنتے تھے۔ لہٰذا ہم لوگوں کو اونچا بولنا پڑتا تھا۔ بھائی صاحب نے حضرت مولانا عبدالمالک صاحب سے استفسار کیا کہ والد صاحب سے بات چیت میں اونچا بولنا پڑتا ہے یہ بے ادبی تو نہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ نیت کی صحت پر موقوف ہے۔ اس طرح شریعت کی باریک راہوں کا خیال رکھتے تھے۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

مکرم مظفر چوہدری صاحب

آکسفورڈ یونیورسٹی

آکسفورڈ میں واقع یہ یونیورسٹی انگلستان کی دو قدیم ترین یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے۔ اس کا آغاز بارہویں صدی عیسوی میں ہوا۔ اقامتی کالجوں کے نظام کا آغاز 1264ء میں مرٹن کالج سے ہوا۔ اس کالج نے یونیورسٹی کی حدود کے اندر ہمیشہ تقریباً کامل خود مختاری برقرار رکھی۔ جواب بھی برقرار ہے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے کالجوں میں مندرجہ ذیل کالج شامل ہیں۔

یونیورسٹی کالج 1249ء
بیلیل کالج 1263ء (اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زیر تعلیم رہے)
مرٹن کالج 1264ء
سینٹ ایڈمنڈ کالج 1269ء
ایکیسٹر کالج 1314ء
اور ئیئل کالج 1326ء
کوئینز کالج 1340ء
نیو کالج 1379ء
لنکن کالج 1427ء
آل سولز کالج 1438ء
ماڈلن کالج 1458ء
بریزنوز کالج 1509ء
کورپس کرسٹی کالج 1517ء
کرائیسٹ چرچ کالج 1546ء
ٹرینٹی کالج 1554ء
سینٹ جانز کالج 1555ء
جینرس کالج 1571ء
ویڈھم کالج 1610ء
پمبرک کالج 1664ء
ووسٹر کالج 1714ء
کیبل کالج 1870ء
ہرٹفرڈ کالج 1874ء
سینٹ اینٹینز کالج 1950ء

خواتین کے کالج لیڈی مارگریٹ ہال 1878ء
سمرول کالج 1879ء
سینٹ ہیوز کالج 1886ء
سینٹ ہلڈاز کالج 1893ء
سینٹ این‌ز کالج 1952ء
نفیلڈ کالج 1937ء (مخلوط تعلیم) اس کالج میں کاروباری نظم و نسق کی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی میں اسلامیات کی تدریس کا حال ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی اپنی کتاب اسلام اور مستشرقین میں لکھتے ہیں۔

"آکسفورڈ (Oxford) یونیورسٹی میں عربی اسلامیات کے صدر ایک یہودی کو پایا جس سے صحیح طور پر عربی کی ادائیگی بھی نہ ہوتی تھی۔ انہوں نے بھی دوسری جنگ عظیم میں برطانیہ کی طرف سے لیبیا میں انکوائری کا عہدہ سنبھالا تھا۔ اور یہیں پر عرب ماحول میں عامیہ زبان سیکھی تھی۔

میرے لئے تعجب خیز بات یہ تھی کہ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ استشراق کے طلباء کو قرآن مجید کی آیات کی تفسیر زمخشری کی تفسیر سے سمجھا رہے تھے حالانکہ ان سے عبارت کی ادائیگی بھی نہ ہوتی تھی۔ اسی طرح حدیث و فقہ کی امہات الکتب کے درس کے وقت جب میں نے ان سے ان کے مراجع کے بارے میں پوچھا تو فرمانے لگے کہ یہ ہمارے مستشرقین ہی کی تصنیفات ہیں مثلاً گولڈ زیہر، مرجیلون اور شافٹ وغیرہ۔

(ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی اسلام اور مستشرقین اردو ترجمہ ص 82، ص 83 تفصیلی حوالہ زیر لفظ آر برے۔ اے۔ اے۔ جے)

آکسفورڈ یونیورسٹی اور تاریخ احمدیت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم۔ اے کیا تھا۔ آپ 1934ء تا 1938ء انگلستان میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مقیم رہے۔ آپ کو حضرت مصلح موعود نے

باقی صفحہ 6 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33016 میں ملک محمد عدنان خان ولد ملک محمد ابراہیم قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سترہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2000-6-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ملک محمد عدنان خان 11/16 دارالیمن وسطی (سلام) ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد صادق ناصر 11/16 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد خان 115/16 دارالیمن وسطی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33017 میں عطاء الصبور ولد چوہدری مشتاق احمد شاکر قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2000-6-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء الصبور گلی نمبر 2 محلّہ اقبال پورہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد احمد گلی نمبر 2 محلّہ اقبال پورہ سانگلہ ہل گواہ شد نمبر 2 شمیم احمد ذیشان گلی نمبر 2 محلّہ اقبال پورہ سانگلہ ہل۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33018 میں سید شاہد احمد ولد سید یوسف علی صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھان منڈی ڈھاکہ بنگلہ دیش حال شرق اوسط بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1999-5-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی فلیٹ جس کی اقساط ادا کی جارہی ہیں ادا شدہ قیمت 2200000 لاکھ ٹکہ کا 1/2 نصف اہلیہ کا ہے۔/1100000 ٹکہ 2۔ پلاٹ واقع ڈھاکہ بنگلہ دیش مالیتی۔/50000 ٹکہ۔ کل جائیداد مالیتی۔/1150000 ٹکہ۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/10000 ریال ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید شاہد احمد آف ڈھاکہ بنگلہ دیش حال شرق اوسط گواہ شد نمبر 1 سفیر احمد باجوہ وصیت نمبر 23637 گواہ شد نمبر 2 سنود احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33019 میں نیاز احمد خان ولد مہدی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ بے کار عمر 80 سال بیعت 1935ء ساکن چک نمبر 8 تحصیل احمد پور ضلع شیخوپورہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-9-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ ساڑھے تین ایکڑ واقع چک نمبر 8 قلعہ یزمان منڈی ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ مالیتی۔/300000 روپے۔ 2۔ سکنی زمین برقبہ 36 مرلہ واقع چک نمبر 8 قلعہ یزمان منڈی ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ مالیتی۔/324000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/DM 700 ماہوار بصورت شوشل ہیلپ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ دس ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نیاز احمد خان ولد مہدی خان چک نمبر 8 ضلع شیخوپورہ حال جرمنی گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد خان ولد نذیر احمد خان جرمنی گواہ شد نمبر 2 فضل احمد شاکر ولد غلام حیدر جرمنی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33020 میں چوہدری عبدالغنی ولد چوہدری عبدالمجید صاحب قوم پسوالی گوجر پیشہ ملازمت عمر ساڑھے انسٹھ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع بھلیر ضلع گجرات حال جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2000-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 23/53 برقبہ 10 مرلہ واقع دارالعلوم وسطی ربوہ مالیتی۔/500000 روپے۔ 2۔ ترکہ والد مرحوم زرعی زمین برقبہ 10 کنال واقع موضع بھلیر ضلع گجرات مالیتی۔/1325 روپے کا 1/4 حصہ مالیتی۔/332 روپے۔ 3۔ ترکہ والد مرحوم مکان واقع موضع بھلیر ضلع گجرات مالیتی۔/1500 روپے کا 1/4 حصہ۔/375 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/500707 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت بے روزگاری الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری عبدالغنی آف بھلیر ضلع گجرات حال جرمنی گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان ناصر جرمنی گواہ شد نمبر 2 منور احمد جرمنی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

یہ نصیحت فرمائی۔

"میں اس لئے بھجوا رہا ہوں کہ تم مغرب کے نقطہ نگاہ کو سمجھو۔ تم اس زہر کی گہرائی کو معلوم کرو جو انسان کے روحانی جسم کو ہلاک کر رہا ہے۔ تم ان ہتھیاروں سے واقف اور آگاہ ہو جاؤ جن کو دجال (دین) کے خلاف استعمال کر رہا ہے۔ غرض تمہارا کام یہ ہے کہ تم (دین) کی خدمت کے لئے اور دجالی فتنہ کی پامالی کے لئے سامان جمع کرو۔ یہ مت خیال کرو کہ وہاں سے تم کچھ حاصل کرسکتے ہو۔ وہاں کی ہر چیز آسانی سے یہاں مل سکتی ہے۔ تم کو میں اس لئے وہاں بھجوا رہا ہوں کہ تم وہاں کے لوگوں کو کچھ سکھاؤ۔ اگر تم کوئی اچھی بات ان میں دیکھو تو وہ تم کو مرعوب نہ کرے۔

(الفضل 11۔ ستمبر 1934ء)

وہاں آپ نے ایک رسالہ بھی جاری کیا۔

مکرم چوہدری محمد علی صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

"حضور جب آکسفورڈ میں پڑھتے تھے تو ان دنوں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد، حضرت صاحبزادہ مرزا ظفر احمد اور مرحوم حضرت صاحبزادہ مرزا سعید احمد اور دیگر صاحبزادگان بھی ولایت میں زیر تعلیم تھے۔ ٹارکی کے علاقے میں ایک خاندان کے مہمان یعنی بطور Paying Guest ٹھہرا کرتے تھے۔ خاتون خانہ جو بہت دیر تک زندہ رہیں اور 1970ء کے دورے کے زمانے میں ابھی بقید حیات تھیں بہت مادرانہ شفقت سے پیش آتیں۔ اس دورے کے دوران حضور ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ مکان کھیتوں میں واقع تھا۔ وہ خاتون خانہ حضور کو "ناصر" کہہ کر پکارتی تھیں۔ کہنے لگیں ناصر آپ کو یاد ہے کہ آپ اس کمرے میں ٹہلا کرتے تھے اور قرآن شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں زندگی (دین) کی خدمت کے لئے وقف کروں گا اور میں جواباً کہا کرتی تھی کہ

"Oh what a waste of Time"

کہ واہ یہ تو محض وقت کا ضیاع ہوگا۔ کہنے لگیں، آپ نے تو سچ مچ اسے سچ کر دکھایا۔ یہ خاتون اس بات کا ذکر اکثر کرتی رہتی تھیں۔ یہی ذکر عاجز کی موجودگی میں بھی ہوا"

(سیدنا ناصر نمبر خالد ص 66، 67 اپریل مئی 1983ء)

فرینکفرٹ میں 23۔ اگست 1973ء کو ایک پریس کانفرنس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا۔

...... میں نے ایک خواب دیکھا تھا بہت پہلے جب میں آکسفورڈ میں تعلیم ختم کرچکا تھا اور جرمنی جنگ ہار چکا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ جرمن قوم کے دل پر (کلمہ) لکھا ہوا ہے۔ اس وقت مجھے بھی بہت عجیب لگا تھا مگر مجھے خوشی ہے کہ میں نے یہ خواب دیکھا تھا۔

آپ کی قوم کے ساتھ یہ پہلا تعارف (آپ کی پیدائش سے بھی شاید پہلے) 1934ء میں ہوا تھا جب میں جرمنی آیا تھا۔ اس وقت ہٹلر ابھی برسر

اقتدار آیا ہی تھا۔ میں 1938ء تک آکسفورڈ میں زیر تعلیم رہا اس دوران پانچ چھ مرتبہ مجھے جرمنی آنے کا موقع ملا اور میں نے اپنی آنکھوں سے جرمنی میں اچھے اور برے انقلاب آتے دیکھے۔

(ص 276 سید ناناصر نمبر خالد اپریل مئی 1983ء)

آپ 4۔ستمبر 1934ء کو انگلستان تشریف لے گئے تھے۔ اور 2۔ جولائی 1936ء کو ہندوستان عارضی طور پر آئے 4۔ جولائی 1936 کو قادیان پہنچے۔ اور 17۔ ستمبر 1936ء کو دوبارہ انگلستان روانہ ہوگئے۔

(الفضل 19۔ ستمبر 1936ء)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم آصف احمد خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ابن مکرم منور احمد خان صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25۔ اکتوبر 2000ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور نے "باذل احمد" عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم پروفیسر چوہدری محمد شریف صاحب دارالعلوم وسطی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر اور دینی و دنیاوی حسنات سے نوازے۔ آمین

○ مکرم نذیر احمد انجم صاحب معلم وقف جدید کو مورخہ 20۔ اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "عروسہ نذیر" نام عطا فرمایا ہے بچی وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم صوفی غلام حسین صاحب صدر محلہ جلال آباد جھنگ شہر کی پوتی اور مکرم بشیر احمد صاحب خادم بیت المہدی گولبازار کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے راحت کا موجب ہو۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد اسماعیل صاحب بادشاہ 30۔ اکتوبر صبح 10 بجے وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ کی عمر 83 سال تھی اور آپ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب بادشاہ امیر حلقہ 276/ر۔ب گوکھووال ضلع فیصل آباد کی والدہ محترمہ تھیں۔

مرحومہ نہایت متقی۔ پرہیز گار۔ دعا گو۔ مہمان نواز اور یتیم پرور خاتون تھیں۔ مرحومہ کا جنازہ مکرم اعجاز احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ حلقہ 276/ر۔ب گوکھووال نے پڑھایا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مربی صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

درخواست دعا

○ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ (دارالبرکات ربوہ) گزشتہ سال بس کے ایک حادثہ میں زخمی ہوگئے تھے جس کی وجہ سے ان کی دائیں ٹانگ کاٹنی پڑی۔ اس سلسلہ میں اب دوبارہ اتوار کو دوسرے پاؤں اور دائیں بازو کا آپریشن ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ آپریشن کامیاب فرمائے اور محترم مربی صاحب کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔

○ مکرم ندیم احمد باسط صاحب مربی سلسلہ سمعی و بصری نظارت اشاعت کی والدہ محترمہ پتے کے آپریشن کے بعد علیل ہیں بخار کی کیفیت ہے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں احباب کرام سے موصوفہ کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب خالد کوئٹہ والے آج کل راولپنڈی میں صاحب فراش ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے آپ مکرم ڈاکٹر جنرل نسیم احمد صاحب مرحوم کے بڑے بہنوئی ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

○ 1۔ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے M.Phil فزکس میتھ اور کیمسٹری میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ کلاسز شام کو ہوا کریں گی۔ درخواست فارم 30۔ نومبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 31۔ اکتوبر۔

2۔ IBA کراچی نے مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔

1- BBA Executive (Hons.)

2- PGD in International Business.

درخواست فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 8۔ نومبر ہے۔ ٹیسٹ 12 نومبر کو ہوگا۔

(نظارت تعلیم)

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 3۔ نومبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 20 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29 سنٹی گریڈ
ہفتہ 4۔ نومبر غروب آفتاب۔ 5-19
اتوار 5۔ نومبر طلوع فجر۔ 5-02
اتوار 5۔ نومبر طلوع آفتاب 6-25

راولپنڈی میں بم دھماکہ۔ 17 زخمی

راولپنڈی کے راجہ بازار میں شام چھ بجے فوارہ چوک میں واقع بیت الخلا میں بم کا دھماکہ ہونے سے 17۔ افراد زخمی ہوئے۔ دو کی حالت نازک ہے۔ زخمیوں کو ڈسٹرکٹ ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ اعلیٰ حکام موقع پر پہنچ گئے۔ راولپنڈی کے ایک اخبار کے مطابق دو شدید زخمی بعد ازاں جاں بحق ہو گئے۔

سرکاری ملازمین کی برطرفی کا آرڈی ننس منظور

پنجاب کی کابینہ نے کرپٹ سرکاری ملازمین کی برطرفی کا آرڈی ننس منظور کر لیا ہے۔ اس کے تحت نااہل ملازمین بھی برطرف کئے جائیں گے۔ نیم سرکاری اور کارپوریشنوں کے ملازمین بھی اس قانون کے احاطہ کار میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔ بے ضابطگی کے مرتکب ملزموں کے بارے میں فیصلہ اب 90 روز کی بجائے 60 روز میں ہو گا۔ پنجاب محتسب ایکٹ میں بھی ترامیم منظور کر لی گئیں۔

کراچی میں سخت کشیدگی

دو مذہبی تنظیموں سے تعلق رکھنے والے چار افراد کی گزشتہ روز فائرنگ سے ہلاکت کے بعد کراچی جنوبی کے علاقوں رام سوامی رسالہ گارڈن بہار کالونی اور لیاری میں تمام دن کشیدگی رہی کاروبار بند رہا۔ پولیس اور رینجرز کی بھاری نفری گشت کرتی رہی۔ یاد رہے کہ لائٹ ہاؤس کے قریب واقع لنڈا بازار میں نامعلوم موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے بدھ کی شب فائرنگ کرکے تین افراد کو ہلاک اور دو کو زخمی کر دیا ان کا تعلق جیش محمد سے بتایا جاتا ہے۔ اس واقعہ سے آٹھ گھنٹے قبل رام سوامی کے علاقے میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے ایک شخص کو ہلاک اور ایک کو زخمی کر دیا تھا۔ ان دونوں کا تعلق سنی تحریک سے بتایا جاتا ہے۔

3 سال میں چھٹکارا پالیں گے

وزیر خزانہ شوکت عزیز نے امید دلائی ہے کہ 3 سال میں عالمی مالیاتی اداروں سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے۔ پچھلے پانچ سالوں میں قرضوں میں ریکارڈ اضافہ ہوا۔ جبکہ برآمدات نہ بڑھ سکیں۔

افغانستان پر پاکستانی موقف کی حمایت

مولانا فضل الرحمٰن نے افغانستان پر حکومتی موقف کی حمایت کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ممکنہ امریکی حملے کے لئے فضائی حدود استعمال کرنے کی اجازت نہ دینے کا اعلان خوش آئند ہے۔

سپاہ صحابہ کے کارکنوں کی بس پر حملہ

پھالیہ کے قریب تھانہ قادر آباد کی حدود میں سپاہ صحابہ کی بس پر مخالف فریق کے حملے سے 20 کارکن زخمی ہو گئے۔ یہ کارکن مولانا اعظم طارق کے جلسہ میں شرکت کے بعد واپس آرہے تھے کہ مبینہ طور پر تحریک جعفریہ کے کارکنوں نے بس کو روک کر سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر ڈنڈے برسائے۔

پاک فضائیہ کے نئے سربراہ

ائر مارشل مصحف علی میر کو پاک فضائیہ کا نیا سربراہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ وہ 30۔ نومبر کو موجودہ ائر چیف مارشل پرویز مہدی قریشی کی ریٹائرمنٹ کے بعد فضائیہ کی قیادت کا چارج سنبھالیں گے۔

طالبان پاکستان کے لئے مسائل پیدا کریں گے

امریکہ نے انتباہ کیا ہے طالبان کے ساتھ تعلقات پاکستان کے لئے مسائل پیدا کریں گے کیونکہ طالبان پاکستان کے اندر بھی کئی مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔ پاکستان افغانستان میں فوجی مداخلت کر رہا ہے امریکی نائب وزیر خارجہ تھامس پکرنگ نے ایک انٹرویو میں کہا کہ افغانستان نے اقوام متحدہ سے امداد لینے کے باوجود افیون کی کاشت نہیں روکی۔ پاکستان کی دینی درسگاہوں میں طالبان کی بھاری اکثریت کو فوجی تربیت دی جاتی ہے پاکستانی قیادت سوچے!

خفیہ دستاویزات بے نظیر تک کیسے پہنچیں

نیب کے چیف پراسیکیوٹر فاروق آدم نے بتایا ہے کہ اس بارے میں تفتیش کی جا رہی ہے کہ خفیہ دستاویزات بے نظیر تک کیسے پہنچیں۔ بے نظیر بہت آگے جا چکی ہیں۔ دستاویزات سے الزامات ثابت نہیں ہوتے۔

پشاور میں تاجروں کا سروے ٹیم سے تصادم

پشاور میں تاجروں کا سروے ٹیم سے تصادم ہو گیا۔ سرکاری گاڑی الٹا دی گئی۔ فوجی جوانوں اور صراف میں ہاتھا پائی ہو گئی پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ 25۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

غزہ سے اسرائیلی فوج واپس

فلسطین اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی کے سمجھوتے پر عمل درآمد شروع ہوگیا ہے۔ غزہ سے اسرائیلی فوج واپس بلالی گئی۔ یاسر عرفات اور سابق اسرائیلی وزیراعظم شمعون پیریز کے درمیان دو گھنٹے تک ملاقات ہوئی اور امن کے لئے اقدامات پر اتفاق رائے کیا گیا۔ حکام نے سمجھوتے کی تصدیق کردی ہے تاہم فلسطین کے انتہا پسند گروہوں حماس اور اسلامی جہاد نے امن معاہدہ تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے۔ ادھر مقبوضہ بیت المقدس میں کار بم دھماکے سے دو افراد ہلاک ہوگئے۔ 10 سے زائد زخمی ہوئے۔ اسرائیلی فائرنگ سے ایک فلسطینی نوجوان شہید ہو گیا۔ 5 سے زائد زخمی ہوگئے۔

امریکی سفیر کی افغان سفیر سے ملاقات

پاکستان میں متعین امریکی سفیر ولیم بی مائیلم نے پاکستان میں متعین افغان سفیر سے طویل ملاقات کی۔ افغانستان پر امریکی حملے کی افواہوں اور اسامہ بن لادن کے معاملے میں تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات دوستانہ ماحول میں ہوئی جسے فریقین نے کامیاب قرار دیا۔

بش کو واضح برتری حاصل ہے

7۔ نومبر کو ہونے والے امریکی صدارتی انتخابات میں سابق صدر بش کے صاحبزادے بش جونیئر کو واضح برتری حاصل ہے۔ الگور نے صدر کلنٹن کو ان کی انتخابی مہم چلانے سے روک دیا ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ بش امریکہ کے اگلے صدر ہوں گے تاہم بعض مبصرین کے مطابق مقابلہ ابھی بھی برابر کا ہے۔ ایک تازہ جائزہ میں 48 فیصد ووٹروں نے بش کی حمایت کی جبکہ 38 فیصد نے الگور کی حمایت کی ہے۔

اسامہ اور حرکت المجاہدین کا لین دین رکوا دیا

امریکہ نے بین الاقوامی بینکوں میں اسامہ بن لادن اور حرکت المجاہدین کا لین دین رکوا دیا۔ ہدایت نامہ میں کہا گیا ہے کہ اسامہ اور حرکت المجاہدین دہشت گردی میں ملوث ہیں لہٰذا ان کو کوئی سروس فراہم نہ کی جائے گی۔ یہ ہدایت نامہ امریکی وزارت خارجہ کی طرف سے تمام امریکی بینکوں کو بھجوا دیا گیا ہے۔

تائیوان میں شدید طوفان

تائیوان میں شدید سمندری طوفان سے 53۔ افراد ہلاک اور 33 لاپتہ ہوگئے۔ شدید آندھی اور سیلاب سے گزشتہ تین عشروں کا ریکارڈ ٹوٹ گیا۔ سینکڑوں مکانات منہدم ہو گئے ہزاروں ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہوگئیں۔ 14 افراد ایک نرسنگ ہوم میں پانی آنے سے اور 15 عبادت گاہ میں ڈوب کر مر گئے۔

یوگوسلاویہ کی رکنیت بحال

اقوام متحدہ میں یوگوسلاویہ کی رکنیت بحال کردی گئی ہے۔ ملازوچ کا دور گزر گیا جنگی جرائم کے مرتکب افراد سزا سے نہیں بچ سکیں گے صدر کوسٹونیکا نے یقین دہانی کرا دی۔ عالمی ادارے نے 8 برس قبل کروشیا، بوسنیا اور سلوونیا کے اعلان آزادی اور بوسنیائی مسلمانوں کے خلاف جنگی جرائم کا ارتکاب کرنے پر یوگوسلاویہ کی رکنیت معطل کردی۔ جرمنی نے کہا ہے کہ بلغراد سے سفارتی تعلقات استوار کر رہے ہیں۔ یوگوسلاویہ نے اب تمام پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے۔

کمپیوٹر کے تاریک مستقبل کی پیشگوئی

ماہرین نے کہا ہے کہ کمپیوٹر وائرس سے پھیلنے والی تباہی شدید سے شدید تر ہوتی جارہی ہے۔ اور اس سے بڑی خبر یہ ہے کہ سافٹ وئیر فراہم کرنے والے مزید تاریک مستقبل کی پیشگوئی کررہے ہیں۔ کیونکہ خود بخود تبدیل ہونے والے وائرسوں کی عملی طور پر شناخت نہیں ہوسکے گی اور یہ قریباً نہ رکنے والے ہوں گے۔ انٹرنیشنل کمپیوٹر ایسوسی ایشن کے سروے کے مطابق 1996ء میں ہر دس ہزار میں سے دس (10) کمپیوٹر وائرس انفیکشن کا شکار تھے۔ جبکہ اس سال یہ تعداد بڑھ کر 91 ہوگئی ہے۔

ایران کی جیل میں ہنگامہ

ایران کے شہر شیراز میں جیل توڑ کر فرار ہونے کی کوشش میں 6 قیدی ہلاک ہوگئے۔ منشیات سے وابستہ جرائم میں بند قیدیوں نے گارڈز پر اسلحہ کے ساتھ حملہ کردیا جوابی کارروائی میں قیدی مارے گئے۔ ترکی کی ایک جیل میں بھی ہنگامہ آرائی کے باعث تین افراد ہلاک ہوگئے۔ قیدیوں نے گارڈز کو یرغمال بنالیا۔

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل

بلال انٹرپرائزز

سبزی منڈی۔ اسلام آباد

آفس 051-440892-441767

رہائش 051-410090

اب تکلیف دہ مرض چنبل (Psoriasis) لاعلاج نہیں

اللہ کے فضل سے 3 سے 6 ماہ میں چنبل سے مکمل نجات

ایف بی ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

طارق مارکیٹ ربوہ فون 04524- 212750

ناصر پیکجز انٹرنیشنل

کیروگیٹڈ کارٹن بنانے والے

عقب اتفاق فونڈری نزد اتفاق گرڈ اسٹیشن

کوٹ لکھپت لاہور۔ فون نمبر 5823545-6

ضرورت ہومیو ڈاکٹر

خاکسار کو تحصیل شکر گڑھ میں ہومیوپیتھک ڈسپنسری کھولنے کے لئے کوالیفائیڈ ہومیو ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ اپنے کاغذات اور کوائف امیر اور صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ حسب ذیل پتہ پر بھجوائیں

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12 ٹیگور پارک نکلسن روڈ- لاہور عقب شوبرا ہوٹل

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے، ہومیو ڈاکٹر

38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

سمیع پیٹرولیم

ڈسٹری بیوٹرز برائے

HY - LUBE اور TOTAL - PSO

369 سرکلر روڈ بادامی باغ لاہور

فون 7727906 - 7725461 فیکس 7726944

اوقات ریلوے موسم سرما

سرگودھا کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ	روانگی
215 لالہ موسیٰ پسنجر-	6.55 صبح	6-57 صبح لالہ موسیٰ کے لئے
103 سپر ایکسپریس-	8.11 صبح	8-13 صبح سرگودھا کے لئے
11 چناب ایکسپریس-	5.56 شام	5-58 شام راولپنڈی- پشاور کے لئے
49 سرگودھا ایکسپریس-	7.00 شام	7-02 شام سرگودھا کے لئے
219 ماڑی انڈس پسنجر-	11.37 رات	11-39 رات خوشاب میانوالی وغیرہ

فیصل آباد کی طرف جانیوالی گاڑیاں

	آمد ربوہ	روانگی
50 سرگودھا ایکسپریس-	6-10 صبح	6-12 صبح لاہور شیخوپورہ کے لئے
12 چناب ایکسپریس-	9-42 صبح	9-44 صبح ملتان بہاولپور کراچی کے لئے
104 سپر ایکسپریس-	6-28 شام	6-30 شام ملتان بہاولپور کراچی کے لئے
216 لالہ موسیٰ پسنجر-	8-28 رات	8-30 رات فیصل آباد کے لئے
220 ماڑی انڈس پسنجر-	1-23 رات	1-25 رات فیصل آباد-لاہور کے لئے

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61